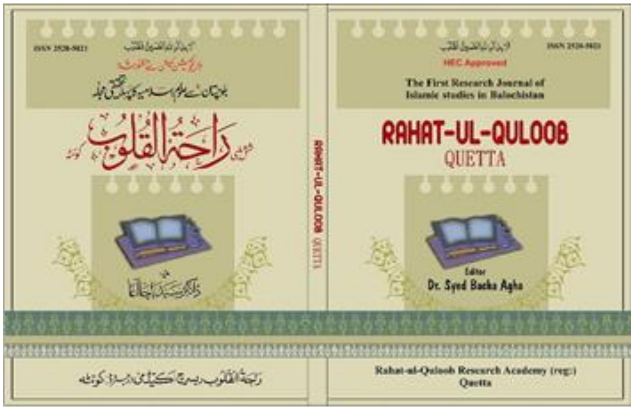


OPEN ACCESS

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

**RAHAT-UL-QULOOB**
Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869
Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.
Website: www.rahatulquloob.com
Approved by Higher Education Commission Pakistan
Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

## TOPIC

# اسلامی تکثیر المذاہب معاشرے کا تصور اور آپ ﷺ اس معاشرے میں بحیثیت قانون ساز

# Islamic Concept of Religious Pluralism in a Society and Role of Prophet Muhammad (P.B.U.H) as a Legislator in Such a Society

*AUTHOR*

1. Dr. Nosheen Zaheer, Associate Professor, Department of Islamic Studies, SBK Women University, Quetta, Pakistan. Email: nosheenirma@gmail.com
2. Maria Khalil, Lecturer in Islamic Studies, SBK Women University, Quetta.

**How to Cite:** Dr. Nosheen Zaheer, & Maria Khalil. (2024). URDU: اسلامی تکثیر المذاہب معاشرے کا تصور اور آپ ﷺ اس معاشرے میں بحیثیت قانون ساز: Islamic Concept of Religious Pluralism in a Society and Role of Prophet Muhammad (P.B.U.H) as a Legislator in Such a Society. *Rahat-Ul-Quloob*, *8*(1), 01-10. https://doi.org/10.51411/rahat.8.1.2024/453

http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/442
Vol. 8, No.1 || January–June 2024 || URDU-Page. 01-10
Published online: 09-01-2024

# اسلامی تکثیر المذاہب معاشرے کا تصور اور آپ ﷺ اس معاشرے میں بحیثیت قانون ساز

# Islamic Concept of Religious Pluralism in a Society and Role of Prophet Muhammad (P.B.U.H) as a Legislator in Such a Society

[1]نوشین ظہیر [2]ماریہ خلیل


## ABSTRACT

Human beings are different in their natures that lead them to quench their thirst to know the concept of Reality through different religious paths. This phenomenon is termed as religious Pluralism. The western concept of this plurality of religion is quite different from the Quranic concept of religious Pluralism. This research paper will explore two research questions; the first will focus the Quranic concept of religious pluralism on the basis of revealed religions (Judaism and Christianity) and non-revealed religions (Hinduism, Budhism etc) as mentioned in the Quran.The second question will address the role of Prophet Muhammad P.B.U.H. as a legislator in the pluralist first Islamic State of madina. The rights and duties of these different religions in Madina will be seen in the light of Quran, Ahadith and *Meesaq e Madina*. And if anyone from other religions will violate the contract between Muslims and these communities then what sort of punishment will be given to the violators.


**Key Words:** Religious Pluralism, Revealed Religions, Rights and Duties.

عالم وجود اپنی ہیت و تخلیق میں تنوع و تفرق رکھتے ہوئے اپنی مثل آپ ہے۔ اس عالم میں موجود ہر عالم دوسرے عالم سے نہ صرف اپنی شکل و صورت، سائز و حجم، رنگ و بو اور مخلوقات کے اعتبار سے الگ ہے بلکہ یہ تمام متفرق عالم اپنے ان تمام اختلافات کے باوجود نہ صرف ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں بلکہ اپنے ایک خالق کا مدلل ثبوت بھی پیش کرتے ہیں۔ یہ خالق اپنی تمام مخلوقات سے عموماً اور بنی نوع انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر خصوصی ذمہ داریوں کا مکلف بناتا ہے۔ بنی نوع انسان ظاہری وضع و قطع، مزاج، قبائل و شعوب اور مذاہب میں ایک دوسرے سے جدا نظر آتے ہیں لیکن خالق کائنات نے ان کی رشد و ہدایت کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث فرمائے جو انہیں اپنے رب کے حصول قرب کا طریقہ اپنی لائی ہوئی شریعت کے مطابق بتاتے رہے۔ اس سلسلے کی آخری کڑی خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ ہیں۔ قرآن کریم آپ ﷺ کو نبوت و رسالت سے سرفراز کرتے ہوئے آپ ﷺ کو شارع اور اسلامی قانون ساز کے مرتبے سے بھی نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کو بحیثیت قانون ساز اس طرح متعارف فرماتے ہیں کہ کسی کے لیے کسی قسم کے شائبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ‎.‎ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى [1]۔ "اور نہ تو خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں۔ یہ (قرآن) تو حکم اللہ ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے" [2] اللہ تعالیٰ، آپ ﷺ کی قانون سازی کو مستند قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ [3]

ترجمہ: سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ سخت

عذاب دینے والا ہے۔

شریعت اسلامی میں بیک وقت تمام پہلوؤں کے اعتبار سے آپ ﷺ کی قانون ساز حیثیت پر کام کرنا ناممکن ہے کیونکہ آپ ﷺ زندگی کے تمام پہلوؤں پر اسلامی قوانین مرتب کرنے والے ہیں جن کا احاطہ کسی ایک پیپر میں کرنا ناممکن ہے۔ اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس ریسرچ پیپر میں آپ ﷺ کی قانون سازی کو مدینے کی تکثیر مذاہب معاشرت کے لحاظ سے قلمبند کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں دو بنیادی سوالات پر تحقیق کی جائے گی:

الف: اسلام کا تصور تکثیر مذاہب(Religious Pluralism) کیا ہے؟

ب: نبی اکرم ﷺ نے اس تکثیر المذاہب(Religious Pluralism) معاشرے میں تمام مذاہب کے ماننے والوں کے مابین کیا اصول و ضوابط اور حقوق و فرائض بیان فرمائے؟ ان اصول وضوابط اور حقوق و فرائض کی پامالی یا حکم عدولی کرنے والے کے لئے آپ ﷺ نے کیا سزائیں تجویز کیں؟

اسلام کے تصور تکثیر مذاہب کا تصور پیش کرنے سے قبل یہ ضروری ہے کہ لفظ تکثیر مذاہب(Religious Pluralism) کے مغربی تصور و تاریخ پر ایک نظر ڈال لی جائے۔ مغربی مفکرین تکثیر مذاہب کا جو نقطہ نظر اپناتے ہیں اس میں وہ تمام مذاہب عالم کو ان کے ماننے والوں کے لیے نہ صرف انفرادی حقیقت بلکہ ان کی نجات کا واحد ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں یہ مفکرین دنیا میں پائے جانے والے تمام مذاہب کو عقائد، عبادات، اخلاقیات میں ایک دوسرے سے جدا ہونے کے باوجود انسانیت کی فلاح اور روحانیت میں مساوی کردار ادا کرنے کے حامی ہیں۔ پس ان مفکرین کے ہاں کوئی مذہب سچائی اور حقیقت کی رسائی کا واحد ذریعہ ہونے کا دعویدار نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر مذہب حقیقت کی فطرت، زندگی کے نصب العین اور وجود پر یکتا اور انفرادی نقطہ نظر رکھتا ہے۔ یہ مفکرین اس بات پر بھی متفق ہیں کہ تمام مذاہب کے عقائد خدا تک رسائی، اس دنیاوی زندگی کی کامیابی اور آخرت میں نجات کے لیے درست و کامل ہیں۔ کیونکہ یہ مذاہب ظاہری انداز میں ایک دوسرے سے مختلف کیوں نہ ہو لیکن ان کا منبع ہدایت ایک خدا کی ذات ہے۔[4]

مغربی مفکرین تمام مذاہب کے متنوع عقائد اور عبادات کو انسانی روحانیت کی تسکین کے لیے مثبت و مؤثر اور مساوی اہمیت کے حامل ذرائع قرار دیتے ہیں۔ یہ مفکرین تمام مذاہب کی عزت، بین المذاہب مکالمے اور آپس میں مذہبی رواداری اور برداشت پر بہت زور دیتے ہیں۔ بین المذاہب مکالمے سے یہ مفکرین مذاہب میں موجود مشترک معاملات کو اس طرح اپنانے کا درس دیتے ہیں کہ کسی بھی مذہب کے ماننے والے کے اپنے عقائد اثر انداز نہ ہوں۔ اس نقطہ نظر کے حامیوں کا ماننا ہے کہ مذہبی اقلیتوں کو ان کے تمام عقائد اور عبادات کی مکمل آزادی اس طرح ہوں کہ کسی قسم کی سزا اور تعصب کا خدشہ انھیں نہ ہو۔ یعنی وہ ایک ایسے معاشرے کی تشکیل پر زور دیتے ہیں جس میں لوگ مختلف مذاہب پر عمل پیرا ہوتے ہوئے امن و سلامتی اور مذہبی ہم آہنگی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر سکیں۔ جہاں کسی کو پرائے پن کا احساس نہ ہو۔[5]

مختصرا یہ کہ کسی مذہب کو اس کی انفرادی شناخت کے ساتھ عزت و تعظیم کے ساتھ باقی مذاہب کے مساوی درجہ دینا (Religious Pluralism) کہلاتا ہے جس میں انسان اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے دوسرے مذاہب کی حقیقت کو تسلیم کریں۔

قرآن کا تصور تکثیر مذاہب منفرد اور جداگانہ فلسفہ کا حامل ہے۔ قرآن پاک تمام مذاہب عالم کو ان کے منبع وچشمہ ہدایت (الہامی) کے اعتبار سے دو میں منقسم کرتا ہے الہامی مذاہب اور غیر الہامی مذاہب۔ تمام الہامی مذاہب آپس میں ایک صفت مشتر کہ رسالت و نبوت سے منسلک ہیں۔ یہ سلسلہ نبوت و رسالت حضرت آدمؑ سے شروع ہوا "وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً"[6] "اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں"[7] پھر حضرت نوحؑ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا جو حضرت آدمؑ کی دسویں نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ "إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ "[8] "ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ پیشتر اس کے کہ ان پر درد دینے والا عذاب واقع ہو اپنی قوم کو ہدایت کر دو"۔ حضرت نوحؑ کے بعد قران پاک اس سلسلہ نبوت میں حضرت ادریسؑ، حضرت ہودؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے مقام و مرتبہ کو بیان کرتا ہے: "وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا"[9]۔ حضرت براہیمؑ کی نسل میں تمام انبیاء مبعوث ہوئے اس لیے آپؑ تمام انبیاء کے جد امجد ہیں۔ آپؑ کی نسل آپؑ کے دو بیٹوں حضرت اسحاقؑ اور حضرت اسماعیلؑ سے بڑھی۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ"[10] "اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ کو بڑی عمر میں اسمٰعیل اور اسحاق بخشے"[11] حضرت اسحاقؑ کی اولاد سے بنی اسرائیل ہیں: "وَوَهَبْنَا لَهٗٓ إِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِۦ دَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُحْسِنِينَ "[12]۔ "اور ہم نے انھیں اسحٰق اور یعقوب بخشے (اور) سب کو ہدایت دی اور پہلے نوح کو بھی ہدایت دی اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں"[13]۔ اور حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ کو اللہ کے حکم سے حضرت ابراہیمؑ صحرائے عرب میں چھوڑ گئے "رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ "[14] "اے میرے پروردگار میں نے اپنی اولاد میدان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (و ادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے"۔ اور ان کی اولاد میں خاتم النبیین ﷺ ہیں جنہیں پوری کائنات کے لئے نبوت و رسالت سے سرفراز کیا گیا اور اپنے جد امجد (ملت ابراہیمی) کی پیروی کا حکم بھی دیا گیا "ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا"[15] "پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی اختیار کرو جو ایک طرف کے ہو رہے تھے"۔

قران پاک اپنے ماننے والوں کو صرف نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کا درس نہیں دیتا بلکہ مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام انبیاء پر ایمان نہ لے آئے جیسے قرآن میں بیان کیا گیا ہے "قُلْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ "[16] "کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو پروردگار کی طرف سے لیں سب پر ایمان لائے۔ ہم ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اس (اللہ واحد) کے فرمانبردار ہیں"۔ کیونکہ یہ تمام انبیاء توحید کے علمبردار تھے اور اس بنیادی عقیدے کی تصحیح کے لئے انہیں مبعوث کیا گیا۔ اور ہر نبی نے اپنے بعد آنے والے نبی کی نہ صرف خوشخبری اپنی قوم کو سنائی بلکہ ان سے عہد لیا کہ جب وہ نبی تشریف لائیں تو ان پر ایمان لانا۔ حضرت موسیٰؑ

نے حضرت عیسیٰؑ اور آپ ﷺ کی آمد کی خبر دی اور اسی طرح حضرت عیسیٰؑ نے حضرت محمد ﷺ کی آمد کی خوشخبری سنائی۔ ان قوموں نے اپنے نبیوں سے وعدہ کیا لیکن بعد میں وعدہ خلافی کی۔ "وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۔ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ "[17] "اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں گا پھر تمھارے پاس کوئی پیغمبر آئے گا جو تمھاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر یمان لانا ہو گا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہو گی۔ اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا)۔ انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا۔ (اللہ نے) فرمایا کہ تم (اس عہد وپیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہ ہوں۔ تو جو اس کے بعد پھر جائے وہ بدکردار ہیں"[18]۔ لیکن یہاں یہ بات وضاحت طلب ہے کہ وہ لوگ جنھوں نے عہد شکنی کی اور جو آپ ﷺ کے آمد سے قبل اپنے اپنے نبی کی تعلیمات و شریعت کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے ان کے انجام مختلف ہیں۔ پہلے بیان کردہ عہد شکن گروہ کے بارے میں قرآن فرماتا ہے: "وَمَن يَبۡتَغِ غَيۡرَ ٱلۡإِسۡلَٰمِ دِينٗا فَلَن يُقۡبَلَ مِنۡهُ وَهُوَ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ "[19] "اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہو گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو گا"[20]۔ آخرت میں اس نقصان اٹھانے کی سب سے بڑی وجہ ان لوگوں کی اپنے نبیؑ سے عہد شکنی اور ان کی حکم عدولی کرتے ہوئے ان کی شریعت کی مکمل تکمیل نہ کرنا ہے۔ لیکن دوسرا گروہ جو نبی کریم ﷺ کی آمد سے پہلے اپنے اپنے انبیاء کی شریعت پر گامزن رہتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے انھیں قرآن پاک اولین کہہ کر اہل جنت بتاتا ہے- "ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ "[21] "وہ بہت سے اگلے لوگوں میں سے ہوں گے اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے"۔

الہامی مذاہب کے برعکس غیر الہامی مذاہب اپنے عقائد وعبادات اور اخلاقیات میں اسلام سے بالکل مختلف ہیں۔ قرآن ان تمام غیر الہامی مذاہب کو مشرکین سے تعبیر کرتا ہے۔ ان مشرکین میں وہ تمام مذاہب شامل ہیں جو اللہ کے سوا کسی شے کو چاہے وہ شجر ہو، حجر ہو، فلکیات ہوں، جانور ہوں، جنات ہوں بت ہوں الغرض کسی بھی مخلوق کائنات کو خدا کا درجہ دیتے ہیں۔ قرآن ہر طرح کے شرک کا رد کرتا ہے "وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ وَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا حَيٰوةً وَّ لَا نُشُوْرًا "[22] "اور (لوگوں نے) اس کے سوا معبود بنالیے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کرسکتے اور خود پیدا کیے گئے ہیں اور نہ اپنے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ مرنا ان کے اختیار میں ہے اور نہ جینا اور نہ (مرکر) اٹھ کھڑا ہونا"[23]۔ قرآن شرک کو گناہ عظیم بتاتا ہے۔ "إِنَّ اللّٰهَ لَاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا "[24] "اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کردے اور جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا"[25]۔ لیکن یہ گناہ صرف اس وقت تک قابل معافی نہیں جب تک اس گناہ سے توبہ نہ کرلی جائے اور اگر کوئی شخص سچے دل سے توبہ کرے اور اللہ رب العزت پر ایمان لے آئے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ "إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُوْلَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا "[26] "ہاں جس نے توبہ کیا اور ایمان لایا اور عمل نیک کیے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائے

گا"۔ کسی کے مشرف بہ اسلام ہونے کے لئے آپ ﷺ کو انھیں اسلام کی دعوت کا جو طریقہ کار قرآن میں بیان کیا گیا اس سے اسلام کے تکثیر مذاہب کے فلسفہ کو سمجھنے میں بہت مدد ملے گی۔"اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ"[27] "(اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک حکمت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو"۔ اس دعوت کا مقصد اتمام حجت ہے کہ اللہ پاک نے اپنے بندوں کو گمراہی کے اندھیرے میں نہیں چھوڑا بلکہ ان کی رہنمائی کے لئے انبیاء مبعوث فرمائے جن کے ذمہ صرف اللہ کا پیغام پہنچانا مقصود ہے۔ اور اسی طرح انسان اس پیغام کو قبول کرنے یا رد کرنے پر پورا اختیار رکھتا ہے کیونکہ اللہ پاک واضح بیان فرماتے ہیں کہ اول تو دین میں کوئی زبردستی نہیں۔"لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ"[28]"دین اسلام میں زبردستی نہیں"۔ اور دوم کسی کے خدا اور مذہب کا مذاق نہ اڑایا جائے:"وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ"[29]"اور جن لوگوں کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کو برا نہ کہنا کہ یہ بھی کہیں اللہ کو بے ادبی سے بے سمجھے برا (نہ) کہہ بیٹھیں"۔

اسلام کے تکثیر مذاہب کے فلسفے میں دوسرے مذاہب کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک کو نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ سے سمجھانا ممکن ہے۔ آپ ﷺ نے دوسرے مذاہب کے لوگوں کو کسی قسم کی بددعا اور برے الفاظ استعمال کرنے سے منع فرماتے ہوئے واضح کر دیا کہ مجھے تمام کائنات بلا تخصیص مذاہب اور جنس کے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے"وعن ابی ہریرۃ قال قیل یا رسول اللہ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کافروں کے حق میں بددعا فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا مجھ کو لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔"[30]

## سرکار دوعالم ﷺ تکثیر المذاہب معاشرے میں بحیثیت مقنن و قانون سازی

اسلامی قانون سازی کا پہلا بنیادی ماخذ قرآن پاک ہے جو آپ ﷺ پر نازل ہوا۔ اسلامی قواعد و اصول کے مطابق اس کلام اللہ کے مقنن و شارع آپ ﷺ ہیں۔ جن قوانین و اصول کو آپ ﷺ نے مرتب فرمایا اور پھر ان کی تنسیخ نہیں ہوئی تو یہ قوانین اب رہتی دنیا تک بغیر کسی تغیر کے قابل عمل رہیں گے اور کوئی انفرادی یا اجتماعی کوشش یا کوئی ادارہ یا قانون اس میں ترمیم کا مجاز نہیں ہو گا۔ اسلامی ریاست میں تکثیر المذاہب معاشرے کی تاریخ ریاست مدینے سے شروع ہوتی ہے۔ اس تکثیر المذاہب معاشرے میں اسلامی شریعت نافذ العمل تھی جس کا سب سے بنیادی عقیدہ اسلامی ریاست میں اقتدار اعلیٰ اور مطلق حاکمیت صرف اللہ رب العزت کے لیے ہے اور حضرت محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔"[31] آپ ﷺ نے مدینے کی تکثیر المذاہب معاشرت میں جہاں مسلمانوں (مہاجرین و انصار) کے آپس میں ایک دوسرے پر حقوق و فرائض بیان فرمائے وہاں اپ ﷺ نے مختلف مذاہب کے حامل افراد کے اسلامی ریاست میں حقوق و فرائض کے قوانین بھی مرتب فرمائے۔ اس پیپر میں ہم اہل کتاب کو عموما اور یہود کو خصوصا تحریر کریں گے اور باقی تمام غیر الہامی مذاہب کو مشرکین کی مد میں کور کریں گے۔

## ریاست مدینہ میں دیگر مذاہب و اقوام کے حقوق و فرائض

اس ریاست مدینہ میں حکومت اور نظام مسلمانوں کا رائج تھا اس لیے اس پیپر میں دیگر مذاہبی اقوام کے حقوق بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کے ان سے معاملات کو بھی زیر بحث لایا جائے گا۔ سب سے پہلے آپ ﷺ نے قرآن کی تعلیمات اور مدینہ کے پہلے ریاستی آئین

(میثاق مدینہ) کے مطابق ان مذاہب کو جو بنیادی اور اساسی حق دیا ہے وہ ان کی مذہبی آزادی ہے۔ سورۃ الکافرون میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اس بات کا حکم دیں رہے ہیں کہ آپ ﷺ اعلانیہ انھیں بتا دیں "قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْكَـٰفِرُونَ "کہ آپ ﷺ ان کافروں کے مذہب اور خداؤں کی عبادت کرنے سے انکار فرمائیں اور ان مشرکین کو بھی واضح طور پر بتا دیں کہ وہ بھی اپنے دین پر عمل کرنے کے لئے مکمل آزاد ہیں کیونکہ ان کے لئے ان کا دین ہے اور آپ ﷺ کے لئے ان کا دین اسلام ہے-"لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۔ وَلَآ أَنتُمْ عَـٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ۔ وَلَآ أَنَا۠ عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ۔ وَلَآ أَنتُمْ عَـٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِىَ دِينِ"[32] اور جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے۔ اور (میں پھر یہ کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش ہو ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں۔ اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں۔ تم اپنے دین پر اور میں اپنے دین پر"[33]۔ اس مذہبی خود مختاری کو اللہ پاک بڑی وضاحت سے اس طرح بیان فرماتا ہے کہ ایمان والے، یہودی، صابی، نصرانی، مجوسی اور مشرکین سب کو اختیار ہے کہ جو مذہب اپنائے ان پر کوئی قید نہیں کیونکہ اللہ ان کی ہر چیز پر گواہ ہے جو وہ کر رہے ہیں اور ان کو اس انتخاب مذہب اور اس پر عمل کی جزا یا سزا قیامت کے دن ملے گی۔

"إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَٱلَّذِينَ هَادُواْ وَٱلصَّـٰبِـِٔينَ وَٱلنَّصَـٰرَىٰ وَٱلْمَجُوسَ وَٱلَّذِينَ أَشْرَكُوٓاْ إِنَّ ٱللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ"[34] "جو لوگ مومن (یعنی مسلمان) ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور عیسائی اور مجوسی اور مشرک اللہ ان (سب) میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا بیشک اللہ ہر چیز سے باخبر ہے"[35]۔ میثاق مدینہ میں بھی مذہبی آزادی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے لکھا گیا "للیھود دینھم وللمسلیمین دینھم یہودیوں کے لئے ان کا دین اور مسلمانوں کے لئے ان کا دین"[36] آپ ﷺ نے ان کی مذہبی آزادی کو ان کے مذہب کے انتخاب تک مختص نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ ان کی جان، مال (زمینوں اور مویشیوں) مذہبی عبادت گاہوں اور ان کے مذہبی پیشواؤں کی جان کی حفاظت کا حکم دیا۔ "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ، اہل نجران اور ان کے حلیفوں کے لئے ان کے خون، ان کے مذہب، ان کی زمینوں، ان کے اموال، ان کے ذریعہ معاش، ان کے راہبوں اور پادریوں، ان کے موجود اور غیر موجود افراد، ان کے مویشیوں اور قافلوں، ان کے مذہبی ٹھکانوں کے ضامن اور ذمہ دار ہیں۔ جس دین پر وہ ہیں اس سے ان کو نہ پھیرا جائے گا۔ ان کے حقوق اور ان کی عبادت گاہ کے خادم کو، خواہ اس کا عہدہ معمولی ہو یا بڑا۔ اس سے نہیں ہٹایا جائے گا، اور ان کو کوئی خوف و خطرہ نہ ہو گا"۔[37]

اسلامی ریاست میں کوئی شخص انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے فساد برپا کرے اور ریاست کے امن و امان کو برباد کرنے کے ساتھ کسی کا جانی یا مالی نقصان کرے تو ایسی صورت میں اس کے مذہب کے رسم و رواج کے مطابق کیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے اسے اس طرح تحریر فرمایا "المھاجرون من قریش علی ربعتھم یتعاقلون بینھم وھم یفدون عانیھم بالمعروف والقسط بین المومنین وبنو عوف علیٰ ربعتھم یتعاقلون معاقلھم الاولیٰ قریش کے مہاجرین اپنی اگلی حالت پر اپنے آپس کے خون بہا کالین دین کیا کریں گے اور ایمانداروں (کے معاملات) میں اپنے اسیروں کا فدیہ رواج اور انصاف کے مطابق دیا کریں گے اور نبو عوف اپنی اگلی حالت پر اپنے آپس کا خون بہا کالین دین حسب سابق کیا کریں گے"[38]

آپ ﷺ نے دیگر مذاہب کے لوگوں کے گھر بلا اجازت داخل ہونے، ان کی عورتوں سے بدسلوکی اور ان کی فصلوں کو نقصان

پہنچانے سے منع فرمایا۔"وان الله تعالیٰ لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اهل الکتاب الا باذن ولا ضرب نسائهم ولا اکل ثمارهم اذا اعطوکم الذی علیهم۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال نہیں کیا کہ بلا اجازت اہل کتاب کے گھروں میں داخل ہو جاؤ یا ان کی عورتوں کو مارو یا ان کے پھل کھا جاؤ جبکہ وہ تمھیں اپنے ذمے کا واجب ادا کر رہے ہوں"[39]

آپ ﷺ جہاں دیگر اقوام مذاہب کے بنیادی حقوق بیان فرماتے ہیں وہیں آپ ﷺ ان کے فرائض سے انھیں آگاہ کرتے ہیں۔ جس میں ان کا پہلا فرض ریاست کی حفاظت ایمانداری اور عہد وفاداری ہیں یا دوسرے الفاظ میں ریاست کے دشمنوں کے خلاف صف آرا ہونا اور دشمن کو کسی صورت پناہ نہ دینا ہے۔ آپ ﷺ نے میثاق مدینہ میں تحریر فرمایا"یہودی اور مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے معین اور مددگار رہ کر ان لوگوں کا مقابلہ کریں گے اور جو اس نوشتے کے موافق رہنے والوں کے مخالف ہوں گے۔اور ان میں آپس میں خلوص اور خیر خواہی رہے گی اور وفاداری بے وفائی سے روکے گی"[40] اور جب تک یہ اپنا عہد پورا کریں گے اللہ اور رسول ﷺ ان کے حامی و مددگار رہیں گے۔"وان الله جار بر التقی ومحمد رسول الله ﷺ اور اللہ حامی ہے اس شخص کا جو (عہد و اقرار میں) باوفا اور پرہیزگار رہا اور اللہ اور اس کر رسول ﷺ بھی (اس کے حامی ہیں)"[41] لیکن وہ لوگ جنھوں نے عہد شکنی کی، فساد برپا کیا تو اس کا خمیازہ انھیں ادا کرنا ہو گا"بجز ان لوگوں کے جنھوں نے ظلم و زیادتی کی کسی جرم کا ارتکاب کیا تو (اس کے خمیازے میں) وہ صرف اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو برباد کریں گے"[42] اور اس صورت میں فیصلے کا حق صرف نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہو گا۔"اور تم میں جس کسی چیز کے متعلق آپس میں اختلاف ہو تو اس کا مرجع اللہ اور محمد ﷺ کی جانب ہونا چاہئے"[43] تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی پر امن تکثیر المذاہب معاشرے میں شر انگیزی کا آغاز یہود کی بدعہدی سے ہوا اور ان کی اس بدعہدی اور میثاق مدینہ کے اصولوں کی پامالی کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان سے نہ صرف غزوات لڑے بلکہ انھیں سزائیں بھی دیں۔ غزوہ بنو قینقاع میں یہودیوں کے ہتھیا ڈالنے کے بعد آپ ﷺ نے انھیں اذرعات شام کی طرف جلاوطن کر دیا۔

غزوہ بنی نضیر میں بھی آپ ﷺ نے یہودیوں کو مدینہ سے جلاوطن کیا اور انہیں صرف ہتھیاروں کے علاوہ جو سامان وہ ساتھ لے کر جانا چاہیں کی اجازت مرحمت فرمائی۔ غزوہ بنو قریظہ میں بنو اوس کی درخواست پر آپ ﷺ نے فیصلہ کا حق حضرت سعد بن معاذ کو دیا اور انھوں نے فیصلہ کیا کہ تمام مردوں کو مار دیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے اور اموال تقسیم کر دیے جائیں[44]۔

پس قرآن کی رو سے پر امن اور تکثیر المذاہب معاشرے میں دوسرے مذاہب کی حالت عہد وفاداری اور عہد شکنی سے صرف جزا و سزا کا مرتکب صرف وہی ہو گا جس نے جو راستہ اختیار کیا"وَقَٰتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱلَّذِينَ يُقَٰتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُعْتَدِينَ"[45] "اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی اللہ کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا"[46]۔اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے دیگر مذاہب کے حقوق کی ضمانت آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح واضح ہے جس میں آپ ﷺ اپنے امتی کو متنبہ کر رہے ہیں کہ اگر کسی عہد والے ذمی کے ساتھ میرا امتی کسی بھی نوعیت کی زیادتی کرے گا جس میں اس پر ظلم، اس کی تنقیص یا اس کی حیثیت سے زیادہ اس پر بوجھ ڈالنا، تو میں اپنے امتی کا ساتھ نہیں دوں گا بلکہ میں روز قیامت میں اس ذمی کی طرف سے اس کا مقدمہ لڑوں گا۔"الا من ظلم معاهدا اوانتقسه او کلفه فوق طاقته او اخذا منه شیا بغیر طیب نفس فانا حجیجه

یوم القیامۃ"خبر دار! جس کسی نے جس کسی عہد والے (ذمی) پر ظلم کیا یا اس کی تنقیص کی (یعنی اس کے حق میں کمی کی) یا اس کی ہمت سے بڑھ کر اسے کسی بات کا مکلف کیا یا اس کی دلی رضامندی کے بغیر کوئی چیز لی تو قیامت کے روز میں اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا"[47]

## حوالہ جات

---

[1] سورہ النجم:3

[2] سید احسن محمود(مترجم)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم،لاہور، پاک کمپنی، جلد سوم، ص1258-1259

[3] سورہ الحشر:7

[4] Marbaniag, D. 2007 Jan. "Theology of Religion: Pluralism, Inclusivism, and Exclusivism". ACTS Academy paper, 5-6

[5] Grimshah, 2003 M. (2023). "On Canaries, Icebergs and the public sphere: The pragmatic compromise of religious pluralism". In Khazanah Theologia (pp. 71–86.). UIN Sunan Gunung Djati Bandung.

[6] سورہ البقرہ:30

[7] سید احسن محمود(مترجم)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، پاک کمپنی،لاہور، جلد اول، ص11

[8] سورہ نوح:1

[9] سورہ مریم:41

[10] سورہ ابراہیم:39

[11] سید احسن محمود(مترجم)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد دوم، ص620-621

[12] سورہ الانعام:84

[13] سید احسن محمود(مترجم)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد اول، ص326-327

[14] سورہ ابراہیم:37

[15] سورہ النحل:123

[16] سورہ آل عمران:84

[17] سورہ آل عمران:81-82

[18] سید احسن محمود(مترجم)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد اول، ص141

[19] سورہ آل عمران:85

[20] سید احسن محمود(مترجم)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد اول، ص142-143

[21] سورہ واقعہ:13-14

[22] سورہ الفرقان:3

[23] سید احسن محمود (مترجم)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد دوم، ص859-860

[24] سورہ النساء:48

[25] سید احسن محمود (مترجم)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد اول، ص203

[26] سورہ مریم:60

[27] سورہ النحل:125

[28] سورہ البقرہ:256

[29] سورہ الانعام:108

[30] امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری (مؤلف)، مولانا عابد الرحمن کاندھلوی (مترجم)، مشکوۃ المصابیح، باب فی اخلاقہ و شمائلہ ﷺ رسول اللہ کے اخلاق وعادات کا بیان، فصل اول ص151، حدیث نمبر5563

[31] ابو محمد عبدالملک بن ھشام المعافیری (مؤلف)، مولانا قطب الدین احمد محمودی (مترجم)، سیرت النبی ﷺ ابن ھشام، لاہور، اسلامی کتب، حصہ دوم، ص116

[32] سورہ الکٰفرون:1-6

[33] سید احسن محمود (مترجم)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد سوم، ص1445

[34] سورہ الحج:17

[35] سید احسن محمود (مترجم)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد دوم، ص797

[36] ابو محمد عبدالملک بن ھشام المعافیری، (مترجم) مولانا قطب الدین احمد محمودی، سیرت النبی ﷺ ابن ھشام، حصہ دوم، ص119

[37] ابن سعد، الطبقات الکبری، جلد اول، ص228

[38] ابو محمد عبدالملک بن ھشام المعافیری، مولانا قطب الدین احمد محمودی (مترجم)، سیرت النبی ﷺ ابن ھشام، حصہ دوم، ص116-117

[39] کتاب الخراج و الفیء والامارۃ، باب فی تعشیر اھل الذمۃ اذا اختلفو بالتجارۃ، حدیث3050، ج3، ص462

[40] ایضا، ص121

[41] ایضا، ص123

[42] ایضا، ص120[42]

[43] ایضا، ص120

44 مولانا صفی الرحمٰن پوری، تجلیات نبوت سیرت طیبہ کی روشن روشن کرنوں سے منور، دارالسلام، لاہور، ص259-308

[45] سورہ البقرہ:190

[46] سید احسن محمود (مترجم)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد اول، ص67

[47] کتاب الخراج و الفیء والامارۃ، باب فی تعشیر اھل الذمۃ اذا اختلفو بالتجارۃ، حدیث3052، ج3، ص464